سخاوتِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مَسجِد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نَفلی اعتکاف کی نیّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتِکاف کا ثَواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا، سونا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہوا، پھر اس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا۔" (مسند احمد بن حنبل، ۱/۴۲۹، حدیث: ۱۷۳۶)

پڑھتا رہوں کثرت سے دُرُود ان پہ سدا میں
اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلمُعجَمُ الکبیر لِلطّبرانی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو (۲) مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں❀ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا❀ دیکھ کر بَیان کروں گا❀ پارہ 14، سُوْرَۃُ النَّحْل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً**۔ یعنی "پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْرَوی کروں گا❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے مَنْع کروں گا❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، اَنگریزی اور مُشْکِل اَلفاظ بولتے وَقت دل کے اِخلاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا❀ نظر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخاوت

حضرت عبدُ اللہ ہوزنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مقامِ حَلَب (شام) میں مُؤذنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے میری مُلاقات ہوئی اور میں نے ان سے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خرچ کے بارے میں پُوچھا، تواُنہوں نے بتایا کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جو کچھ (مال) ہوتا، اسے خرچ کرنے کی ذِمّہ داری میری ہوتی تھی، بِعثت سے وفات شریف تک یہ کام میرے حوالے رہا۔ جب کوئی بے لباس مُسلمان آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آتا تو آپ مجھے حکم فرماتے اور میں کسی سے قَرض لیتا اور چادر خرید کر اسے اُڑھاتا اور کھانا بھی کھلاتا۔ ایک دن ایک مُشرِک میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اے بلال! تم میرے سوا کسی اور سے قرض نہ لیا کرو، میرے پاس کثیر مال ہے۔ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن میں وضو کرکے اَذان دینے کیلئے کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مُشرک کئی تاجروں کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے بہت بُرا بھلا کہا اور کہنے لگا: "تمہیں کچھ مَعلوم ہے وعدے میں کتنے دن باقی ہیں۔" میں نے کہا: وَقْتِ وعدہ قریب آگیا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف چار(4) دن باقی رہ گئے ہیں، اگر اس مُدّت میں تم نے قرض اَدا نہ کیا تو میں تمہیں غلام بنا کر بکریاں چرواؤں گا جیسا کہ تم پہلے چرایا کرتے تھے۔ یہ سُن کر مجھے فکر دامن گیر ہوئی۔ یہاں تک کہ میں عشاء کی نماز پڑھ چکا تو رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اپنے کاشانۂ اَقدس میں تشریف لے گئے، میں اجازت لے کر حاضرِ خدمت ہوا اور عرض کی: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قُربان ہوں۔ وہ مُشرک جس سے میں قرضہ لیتا ہوں، اس نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے، آپ کے پاس بھی اَدائے قرض کے لئے کچھ نہیں اور میرے پاس بھی کچھ نہیں، وہ مجھے پھر رُسوا کرے گا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ان لوگوں کے پاس چلا جاؤں جو مُسلمان ہوچکے ہیں، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے

www.dawateislami.net

رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اتنا مال عطا فرمائے کہ جس سے میرا قرض اَدا ہو جائے۔ یہ کہہ کر میں وہاں سے نکل آیا۔ صُبْح کے وَقْت جانے کے اِرادے سے جب میں باہر نکلا تو ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا، اے بلال! دَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو بُلایا ہے۔" میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامان سے لَدے ہوئے چار (4) اُونٹ مَوجُود ہیں۔ میں نے اندر آنے کی اِجازت مانگی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مُبارک ہو! اللہ تعالٰی نے تمہارے قرض کی اَدائیگی کا سامان کر دیا، پھر فرمایا: تم نے چار (4) اُونٹ دیکھے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اُونٹ حاکمِ فَدَک نے بھیجے ہیں، یہ ان پر لَدا ہوا غَلّہ اور کپڑے سب تم رکھ لو اور ان کے ذریعے اپنا قرضہ ادا کر دو۔ میں نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایسا ہی کیا، پھر میں مسجد میں آیا اور دَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سلام عرض کیا، تو آپ نے پُوچھا! اس مال سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟ میں نے عرض کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام قرض اَدا فرما دیا، جو اس کے رسول پر تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اس مال میں سے کچھ باقی بھی بچا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "مجھے اس سے بھی سَبُکدوش (بے تعلّق) کرو! جب تک یہ کسی ٹھکانے نہ لگے گا، میں گھر نہیں جاؤں گا۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نمازِ عشاء سے فارغ ہوئے تو مجھے بُلا کر اس بقیہ مال کا حال دریافت کیا، میں نے عرض کی: وہ میرے پاس ہے کوئی سائل نہیں ملا۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رات کو مسجد ہی میں رہے۔ دُوسرے روز نمازِ عشاء کے بعد مجھے پھر بُلایا، میں نے عرض کیا: یا دَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خدا عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو سَبُکدوش کر دیا۔ یہ سُن کر آپ نے تکبیر کہی اور خُدا کا شکر اَدا کیا، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ڈر تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت آ جائے اور وہ مال میرے پاس ہو۔ اس کے بعد میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیچھے چلنے لگا، یہاں تک کہ آپ کاشانہ اقدس میں تشریف لے گئے۔ (سنن ابو داوٗد، کتاب الخراج والفیئ والامارۃ، ج۳، ص۲۳۰۔۲۳۲، حدیث۳۰۵۵)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کس قدر سَخاوت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھی چیز اپنے پاس رکھنا گوارانہ فرماتے، بلکہ جب تک لوگوں میں تقسیم نہ فرمادیتے، اس وقت تک مُطْمَئِن نہ ہوتے تھے، خود کسی چیز کی حاجت ہونے کے باوُجُود بھی غریبوں اور مُحتاجوں پر صَدَقہ کردیا کرتے اور سائل کو اس قدر نوازتے کہ اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی پیش نہ آتی۔ مگر افسوس! صد افسوس! ہماری حالت یہ ہے کہ دُنیا کی مَحبَّت دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وَقْت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے۔

حضرت سیِّدُنا مُجَمِّع انصاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعلِّق بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچا لینے کا اِحسان، اِس (یعنی دنیا) کی کُشادَگی (مثلاً مال و دولت وغیرہ) کی صورت میں ملنے والی نِعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، اِس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے پسند فرمائیں، اُن نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں، جو اس نے اپنے نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے لئے ناپسند فرمائیں۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ج۴ص۱۱۷حدیث ۴۴۸۹ مُلَخَّصاً)

یادرکھئے! دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اِس کی خُوب آسائشیں ہونا بے شک نِعمت ہے مگر اِن چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نِعمت ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص ۳۵)

دنیا میٹھی سرسبز ہے:

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعظَّم ہے: دُنیا میٹھی سرسبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُقُوق میں خرچ کرتا ہے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو ثواب عطا فرمائے گا اور اُس کو جنّت میں داخِل فرمائے گا اور جو اس میں حرام طریقے سے مال کماتا ہے اور اس کو غیرِ حق میں

خرچ کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دارُ الْھَوَان (یعنی ذِلّت کے گھر) میں داخل فرمائے گا۔

(شعب الایمان، ۴/۳۹۶، حدیث:۵۵۲۷)

حضرتِ علّامہ عبدُ الرَّؤف مناوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فیضُ القدیر میں تحریر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ دُنیافِی نَفْسِہٖ (یعنی دَراصل) مَذمُوم نہیں ہے، چُونکہ یہ آخِرت کی کھیتی ہے، اس لئے جو شخص شریعت کی اِجازت سے دُنیا کی کوئی چیز حاصل کرے، تو یہ چیز آخِرت میں اُس کی مدد کرتی ہے۔ (فیض القدیر، ۳/۲۸۷، تحت الحدیث:۳۷۴۲) ہمیں بھی چاہیے کہ ضرورت سے زِیادہ دُنیا کے پیچھے بھاگنے اور حرام ذرائع اختیار کر کے مال ودولت جمع کرنے کے بجائے رزقِ حلال کمانے کا ذہن بنائیں اور حَسْبِ اِسْتِطاعت صَدَقہ وخَیرات بھی کرتے رہیں، اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر غریبوں کی مالی مدد بھی کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کسی کی مدد کرتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی مدد فرماتا ہے اور راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں،

صَدَقے کے فضائل وبرکات سے مالامال فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالٰی مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کی خاطِر اِنکساری کرتا ہے، تو اللہ تعالٰی اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم ص۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۸)

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانِ بے نیازی تھی کہ درِ اَقْدس میں مال رکھنا بھی گوارا نہ فرماتے بلکہ فوراً اسے صدقہ فرمادیا کرتے تھے، چُنانچہ ایک روز نمازِ عصر کا سلام پھیرتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت خانہ میں تشریف لے گئے، پھر جلدی سے باہر آئے، صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کو تَعَجُّب ہوا! آپ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں خیال آگیا کہ صدقے کا کچھ سونا گھر میں پڑا ہے، مجھے پسند نہ آیا کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہے، اس لئے جا کر اسے تقسیم کرنے کا کہہ آیا ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب العمل فی الصلاۃ، ج۱، ص۴۱۱، حدیث ۱۲۲۱)

www.dawateislami.net

حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھا، جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: ''اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین(3) دن سے زِیادہ رہ جائے، سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔

(صحیح البخاری، کتاب فی الاستقراض، ج ۲، ص ۱۰۵، حدیث ۲۳۸۸)

سب سے بڑھ کر سخی

شہنشاہِ نبوّت، قاسمِ نعمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ سَخاوت بیان کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے بڑھ کر سخی ہیں اور سَخاوت کا دریا سب سے زِیادہ اس وَقْت جوش پر ہوتا، جب رَمَضان میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مُلاقات کے لئے حاضِر ہوتے، جبرئیلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (رَمَضانُ المبارک کی) ہر رات میں حاضِر ہوتے اور رسولِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم ان کے ساتھ قرآنِ عظیم کا دَور فرماتے۔ "پس رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ خیر کے معاملے میں سخاوت فرماتے۔ (فیضانِ سنت، بحوالہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۹ حدیث ۶)

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا	نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دَھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا	تارے کِھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا
اغنیا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا	اصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رستا تیرا

حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی کسی سائل کو جواب میں لَا (نہیں) کا لفظ نہیں فرمایا۔ (شفاء شریف جلد ۱ ص ۱۱۱) ایک بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ گوہر بار میں 70 ہزار دِرہم لائے گئے، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ درہم ایک چٹائی پر رکھے اور پاس کھڑے ہو کر تقسیم فرمانے لگے۔ کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا، حتّٰی کہ اس سے فارغ ہو گئے۔

(اخلاق النبی وآدابہ لابی الشیخ الاصبہانی، وامامآ ذکر من جودہ وسخائہ، الحدیث: ۹۵، ص ۳۰، فیہ ذکر سبعین الف درہم)

لَا وَرَبِّ الْعَرْش جس کو جو مِلا اُن سے مِلا
بٹتی ہے کونین میں نِعمت رَسُوْلُ اللہ کی
ہم بھکاری وہ کریم ان کا خُدا ان سے فُزوں
اور نہ کہنا نہیں عادت رَسُوْلُ اللہ کی

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سے کوئی چیز خریدتے، قیمت اَدا کرنے کے بعد وہ چیز اُسی کو یا کسی دوسرے کو عطا فرمادیتے۔ ایک بار حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اُونٹ خریدا، پھر وہی اُونٹ ان کو بطورِ عطیہ عنایت فرمادیا۔ (صحیح البخاری، کتاب البیوع، ج۲، ص۱۸، حدیث۲۰۹۷) اسی طرح اَمِیْرُالْمُؤمِنِیْن حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ایک اونٹ کا بچّہ خریدا، پھر وہی حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو عطا فرمایا۔ (بخاری، ۲/ ۲۳، حدیث: ۲۱۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس قدر سخاوت فرمانے والے تھے کہ جو چیز اپنی ضرورت کیلئے خریدی ہوتی، وہ بھی بطورِ تُحفہ کسی کو عطا فرمادیتے، ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس پیاری سُنَّت پر عمل کرنے اور مسلمانوں کے دل میں خوشی داخل کرنے کی نِیَّت سے ایک دوسرے کو تُحفہ پیش کرنے کی عادت بنائیں کہ تحفہ دینے سے مَحبَّت بڑھتی اور عَداوت دُور ہوتی ہے جیسا کہ

www.dawateislami.net

حضرت سیدنا عطاء خُراسانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حُضُور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:" ایک دُوسرے کے ساتھ مُصافَحہ کرو، اس سے کِینہ جاتا رہتا ہے اور ہدیہ (تُحفہ) بھیجو، آپس میں مَحبَّت ہو گی اور دُشمنی جاتی رہے گی۔"

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، باب ماجآء فی المصافحہ، الحدیث ۴۶۹۳، ج ۲، ص ۱۷۱)

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ دونوں عمل بہت ہی مُجرَّب ہیں جس سے مُصافَحہ کرتے رہو، اس سے دُشمنی نہیں ہوتی، اگر اِتفاقاً کبھی ہو بھی جائے تو اس کی برکت سے ٹھہرتی نہیں، یوں ہی ایک دوسرے کو ہدیہ دینے سے عَداوتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۳۶۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تُحفہ کا لَین دَین ہو یا پھر کوئی اور مُعامَلہ حلال ذَریعہ ہی اختیار کیا جائے، کیونکہ حرام ذریعے سے حاصل ہونے والے مال کو کھانا، پینا، پہننا، یا کسی اور کام میں استعمال کرنا حرام و گُناہ ہے، اس کی سزا دُنیا میں مال کی قِلَّت و ذِلَّت اور بے برکتی ہے اور آخرت میں سزا جہنَّم کی بھڑکتی ہوئی آگ کا دَردناک عذاب ہے۔

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو شَخص حرام مال کماتا ہے اور پھر صَدَقہ کرتا ہے، اُس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور اُس سے خَرچ کرے گا تو اِس کے لیے اُس میں بَرَکت نہ ہو گی اور اسے اپنے پیچھے چھوڑے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ کا زادِ راہ ہو گا۔ (شرح السنۃ للبغوی ج ۴ ص ۲۰۶، ۲۰۵ حدیث ۲۰۲۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت) لہٰذا ہمیں چاہیے کہ جائز طریقے سے مال کمائیں اور اپنی ضرورت کے علاوہ جو بچتا نظر آئے، اُسے فضولیات میں برباد کرنے کے بجائے اپنے مُحتاج و غریب مُسلمان بھائیوں کی مالی مدد کریں، مَساجد، مَدارس اور نیکی کے کاموں میں ترقّی کیلئے زیادہ سے زیادہ اپنا مال خرچ کریں، تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ڈھیروں برکتیں نصیب ہوں گی، چنانچہ پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 274 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ(۲۷۴)	ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ ہے ان کے ربّ کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم

اسی طرح پارہ 3 سُورَۃُ الْبَقَرۃ آیت 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ(۲۶۱)	ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زِیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا علم والا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں مال خرچ کریں گے تو وہ مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ جو زمین و آسمان اور سارے جہان کا خالق و مالِک ہے، وہ کریم و جوّاد ربّ عَزَّوَجَلَّ کرم فرمائے گا اور ہمارے مال کو بڑھائے گا۔ کتنے ہی خُوش نصیب مُسلمان ایسے ہیں جو اپنے مال کے حُقُوقِ واجبہ اَدا کرتے ہیں، خُوش دِلی سے بَروَقت زکوٰۃ و فطرہ اَدا کرتے ہیں، اپنے مال ماں باپ، بہن بھائی اور اَولاد پر خرچ کرتے ہیں ، اپنے عزیزو اَقرِباء کی موت پر اُن کے اِیصالِ ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں اپنے مال کو خرچ کرتے ، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مِیلاد مَناتے نیز نیک نیّتی سے شِفاخانے بنواتے ہیں، حُقُوقِ عامّہ کالحاظ رکھتے ہوئے اِخلاص کے ساتھ قرآن خوانی واجتماعِ ذِکر و نعت اور سُنّتوں بھرے اجتماعات کے اِنعِقاد پر خرچ کرتے ہیں، مَساجد و مَدارس کی تعمیر میں حصّہ لیتے ہیں، درس و تدریس، درسِ نظامی یعنی عالِم کورس میں مُعاوَنت کرتے ہیں، مثلاً مُدرسین کے مُشاہرے (Salary)، طلبہ کی کتابیں، طعام و قیام کے

اخراجات وغیرہ، قرآنِ کریم (حفظ وناظرہ) کی تعلیم میں مدد کرتے ہیں، مسجد کے اِنتظامی اَخراجات مثلاً بجلی اور سُوئی گیس کے بِل وغیرہ کی اَدائیگی کرتے یا اُس میں حصّہ لیتے ہیں۔ دینِ اِسلام کی ترویج و اِشاعت، سُنَّتوں کے اِحیاء، نیکی کی دعوت کو عام کرنے کیلئے خرچ کرتے ہیں۔ مثلاً مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو زادِ سفر دے کر، سُنَّتوں بھرا دَرس دینے کی آرزو رکھنے والے غریب اسلامی بھائیوں کو "فیضانِ سُنَّت" دِلا کر، اپنی دُکان، مارکیٹ، مسجد، محلّے، دَفتر، کالج وغیرہ میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِصلاحی رسائل یا، بیانات کی کیسٹیں (آڈیو، ویڈیو) تقسیم کر کے اپنی رقم راہِ خُدا میں خرچ کرتے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے مال کو بڑھائے گا اور اُس کا ثواب 700 گُنا تک بڑھائے گا اور اِسی پر بس نہیں، بلکہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔

آیئے! ترغیب کیلئے نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جُود وعَطا کے مزید واقعات سُنتے ہیں تاکہ ہمیں بھی دِین کی تَرویج واِشاعت، مَساجد و مَدارس کی خدمت، مُسلمانوں کی مالی مدد اور راہِ خدا میں خرچ کرنے کی رغبت ہو۔ چنانچہ

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سخاوت کے واقعات

غزوۂ حُنین میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس قدر کثرت سے سَخاوت فرمائی جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَعراب (دیہات میں رہنے والوں) میں بہت سوں کو سو سو (100,100) اُونٹ عطا فرمائے۔ (بخاری، ۳/۱۱۸، حدیث: ۴۳۳۷)

حضرت صفوان بن اُمَیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (اسلام لانے سے پہلے غزوۂ حُنین کے موقع پر) بکریوں کا سُوال کیا، جن سے دو پہاڑوں کا درمیانی جنگل بھرا ہوا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ سب ان

www.dawateislami.net

کو دے دِیں۔ اُنہوں نے اپنی قوم میں جا کر کہا: ”اے میری قوم! تم اسلام لے آؤ! اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ایسی سخاوت فرماتے ہیں کہ فَقْر (مُحتاجی) کا خوف نہیں رہتا۔“

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، ج ۲، ص ۳۴۶، حدیث ۵۸۰۶)

حضرت سعید بن مُسَیِّب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت صفوان بن اُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُنین کے دن مجھے مال عطا فرمانے لگے، حالانکہ آپ میری نظر میں مَبْغُوض ترین تھے، پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ میری نظر میں محبوب ترین ہو گئے۔ (سنن الترمذی، کتاب الزکاۃ، ج ۲، ص ۱۴۷، حدیث ۶۶۶)

علمائے کرام فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُس ایک دن کی عطا، سخی بادشاہوں کی عُمر بھر کی سخاوت و بخشش سے زائد تھی، جنگل بکریوں سے بھرے ہوئے ہیں اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عطا فرما رہے ہیں اور مانگنے والے ہجوم کرتے چلے آتے ہیں اور حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیچھے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب سب اَموال تقسیم ہو لئے، ایک اَعْرابی (یعنی عرب کے دیہات میں رہنے والے) نے رِدائے مُبارک (یعنی چادر مبارک) بدنِ اَقْدَس پر سے کھینچ لی، جس سے مبارک کندھے اور کمر شریف پر اس کا نشان بن گیا، اس پر اِتنا فرمایا: اے لوگو! جلدی نہ کرو، واللہ تم مجھے کسی وَقْت بخیل نہ پاؤ گے۔ (ملتقطاً، صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الشجاعۃ فی الحرب۔۔۔الخ، الحدیث ۲۸۲۱، ج ۲، ص ۲۶۰، ملفوظات، ص ۱۲۲)

اسی طرح حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئی، اس نے عرض کیا: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے، میں آپ کے پہننے کے لئے لائی ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ضرورت تھی، اس لئے آپ نے وہ چادر لے لی، پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہماری طرف نکلے اور اسی چادر کو بطورِ تہبند باندھے ہوئے

www.dawateislami.net

تھے۔ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیکھ کر عرض کی: کیا اچھی چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! کچھ دیر کے بعد آپ مجلس سے اُٹھ گئے، پھر واپس تشریف لائے اور وہ چادر لپیٹ کر اس صحابی کے پاس بھیج دی۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس سے کہا کہ تم نے اچھا نہیں کیا، حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی سائل کا سوال رد نہیں فرماتے۔ وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے صرف اس لئے سوال کیا کہ جس دن میں مر جاؤں یہ چادر (بطورِ تبرُّک) میرا کفن بنے۔ حضرت سہل بن سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ وہ چادر اس کا کفن ہی بنی۔

(صحیح البخاری، کتاب العمل فی اللباس، ج۴، ص ۵۴، حدیث ۵۸۱۰)

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

وصالِ ظاہری کے بعد سخاوتِ مُصطفٰے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوجہانوں کے سردار ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو مالک و مختار بنایا، اپنے تمام خزانوں کی چابیاں بھی عطا فرما رکھی ہیں، مگر اپنے پاس کچھ بچا کر نہیں رکھتے، بلکہ سب تقسیم فرما دیتے۔ بلکہ حیاتِ ظاہری کی طرح وِصالِ ظاہری کے بعد بھی اپنی اُمّت کے پریشان حالوں پر عطاؤں کی بارش فرماتے ہیں۔ اگر کسی ذِہن میں یہ وَسوسہ آئے کہ حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اس دُنیا سے پردہ فرما گئے تو اب کیونکر سائلوں کی داد رسی فرماتے ہیں؟ تو یاد رکھئے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام نبی اپنے اپنے مزارات میں حیات ہیں۔

سرکارِ اعلیٰ حضرت، شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِرشاد فرماتے ہیں: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حیاتِ حقیقی، دُنیاوی، رُوحانی اور جسمانی سے زِندہ ہیں، اپنے مزاراتِ طیّبہ میں نمازیں پڑھتے ہیں، روزی دیئے جاتے ہیں، جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں، زمین

www.dawateislami.net

وآسمان کی سَلْطَنت میں تَصَرُّف فرماتے ہیں۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ** یعنی حضراتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے مزارات میں زِندہ ہیں اور نماز اَدافرماتے ہیں۔(مجمع الزوائد باب ذکر الانبیاء علیهم السلام ۸/ ۳۸۶، حدیث: ۱۳۸۱۲ از فتاویٰ رضویه، ۱۴/ ۶۷۵) جبکہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: **اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللہِ حَیٌّ یُرْزَقُ**۔ یعنی بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زِنْدہ ہیں اور ان کو روزی بھی دی جاتی ہے۔(سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه صلّی اللّٰہ علیه وسلم، ج ۲، ص ۲۹۱، الحدیث ۱۶۳۷) جبکہ حضرتِ علامہ امام جلالُ الدِّین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مَزارات سے باہر جانے اور آسمانوں اور زمین میں تَصرُّف کی اِجازت ہوتی ہے۔(الحاوی للفتاوٰی رساله تنویر الحلک دار الفکر بیروت ۲/ ۲۶۳ فتاویٰ رضویه، ج ۱۴، ص ۶۸۵ تا ۶۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کر دہ اَحادیثِ طیّبہ اور عُلَمائے کرام کی تَصرِیحات سے معلوم ہوا کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور دیگر تمام انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے اپنے مزارات میں نہ صرف حیات ہیں، بلکہ انہیں رِزْق بھی دیا جاتا ہے، جہاں بھر میں تشریف لے جاتے اور زمین و آسمان کی سَلْطَنت میں تَصَرُّف بھی فرماتے ہیں۔ آیئے! حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد اپنے اُمَّتیوں کی حاجت رَوائی، مُشْکِل کُشائی کے چند واقِعات سُنتے ہیں۔

- حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن نفیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک بار مدینہ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں سخت بُھوک کے عالَم میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور پر حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا، یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بُھوکا ہوں۔ یکایک آنکھ لگ گئی، دَریں اَثْنا (یعنی اِسی دوران) کسی نے جگا دیا اور مجھے ساتھ چلنے کی دعوت دی، چُنانچہ

www.dawateislami.net

میں اُن کے ساتھ اُن کے گھر آیا، میزبان نے کھجوریں، گھی اور گندم کی روٹی پیش کر کے کہا: پیٹ بھر کر کھالیجئے، کیونکہ مجھے میرے جدِّ امجد، مکّی مَدَنی محمّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ کی میزبانی کا حکم دیا ہے۔ آئندہ بھی جب کبھی بُھوک محسوس ہو ہمارے پاس تشریف لایا کریں۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِین ص ۵۷۳)

بے مانگے دینے والے کی نعمت میں غرق ہیں

مانگے سے جو مِلے کسے فہم اس قدر کی ہے

- حضرت سیِّدُنا احمد بن محمد صُوفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں تین (3) مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا، یہاں تک کہ میری سب کھال گَل گئی۔ بالآخِر میں مدینۂ مُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا حاضِر ہُوا اور میں نے سرورِ کونَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام عَرض کیا اور سوگیا۔ خواب میں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت سے شرفیاب ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے: احمد! تُو آگیا دیکھ تیرا کیا حال ہو گیا ہے! میں نے عَرض کی: **اَنَا جَائِعٌ وَاَنَا ضَیْفُکَ** یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! یعنی یارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میں بُھوکا ہوں اور آپ کا مہمان ہوں۔ سرکارِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا: ہاتھ کھول! جب میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو اُس میں چند دِرہم تھے، جب آنکھ کھُلی تو وہ دِرہم میرے ہاتھ میں مَوجُود تھے، میں نے بازار سے جاکر روٹی اور فالُودہ خرید کر کھایا۔ (جَذبُ القُلوب ص ۲۰۷، وفاءالوفاء ج ۲ ص ۱۳۸۱، عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۲۷)

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے

سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

- حضرتِ علّامہ اَبُوالفَرَج عبدُالرحمن بن علی ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب ''عُیُونُ

اُلحِکایات‘‘ میں تحریر کرتے ہیں: ایک پرہیز گار شَخْص کا بیان ہے:’’میں مُسلسل تین(3)سال سے حج کی دُعا کر رہا تھا، لیکن میری حَسرت پُوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسِم بہار تھا اور دل آرزُوئے حرم میں بے قَرار تھا۔ ایک رات جب میں سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خواب میں جنابِ رِسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت سے شَرَفیاب ہوا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرشاد فرمایا:’’تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔‘‘ میری آنکھ کھلی تو دِل خُوشی سے جُھوم رہا تھا، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی یہ میٹھی میٹھی آواز کانوں میں رَس گھول رہی تھی، ’’تم اِس سال حج کیلئے چلے جانا۔‘‘ بارگاہِ نبوّت سے حج کی اِجازت مل چکی تھی، میں بہُت شاداں وفرحاں تھا۔ اچانک یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ (یعنی سفر کا خرچ) تو ہے نہیں! اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری شب، محبوبِ ربّ، شَہَنْشاہِ عرب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خواب میں پھر زِیارت ہوئی، لیکن میں اپنی غُربت کا ذِکر نہ کر سکا۔ اِسی طرح تیسری رات بھی خواب میں بارگاہِ رسالت سے حکم ہوا: ’’تم اِس سال حج کو چلے جانا۔‘‘ میں نے سوچا، اگر مکّی مَدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چوتھی بار خواب میں تشریف لائے تو میں اپنی مالی حالت کے مُتَعلِّق عَرض کر دوں گا۔

آہ! پلّے زر نہیں رَختِ سفر سرور نہیں
تم بُلا لو تم بُلانے پر ہو قادِر یانبی

چوتھی رات پھر سرورِ کائنات، شاہِ مَوجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے میرے غریب خانے میں جلوہ گری فرمائی اور اِرشاد فرمایا: ’’تم اِس سال حج کو چلے جانا۔‘‘ میں نے دَسْت بستہ عَرض کی: ’’میرے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے پاس اَخراجات نہیں ہیں۔‘‘ اِرشاد فرمایا: ’’تم

اپنے مکان میں فُلاں جگہ کھودو! وہاں تمہارے دادا کی زِرہ مَوجود ہو گی۔" اِتنا فرما کر سُلطانِ بَحرُ وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے۔ صُبح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہُت خُوش تھا۔ نمازِ فجر کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ مَوجُود تھی، وہ بِالکل صاف سُتھری تھی، گویا اُسے کسی نے اِستِعمال ہی نہ کیا ہو! میں نے اُسے چار ہزار (4000) دِینار میں بیچا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اَدا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نَظرِ عنایت سے اَسبابِ حج کا خُود ہی اِنتِظام ہو گیا۔ (عیون الحکایات ص ۳۲۶ ملخصًا، از عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۸۴)

جب بُلایا آقا نے
خُود ہی اِنتِظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں مُسلمانوں کی خَیرُ خواہی، حُسنِ سُلُوک اور غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت کرنے کا درس دیا ہے، اسی وجہ سے ہر سال صاحبِ نصاب اَفراد پر چند شرائط پائی جانے کی صُورت میں زکوٰۃ کو فرض فرمایا، نَفلی صدقات کے فَضائل بیان فرما کر لوگوں کو سخاوت کا درس دیا اور بُخل کی مَذمَّت بیان فرمائی ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ زکوٰۃ جیسے اَہم فریضے کی اَدائیگی میں سُستی و تنگ دِلی سے کام لینے کے بجائے، خالصۃً رِضائے الٰہی کی خاطر اس کے تمام شرعی مسائل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اَدائیگی کریں اور نفلی صدقات کا بھی ذِہن بنائیں کہ صَدقہ اللہ تعالٰی کو بہت پسند ہے اور آفتوں اور بلاؤں کو ٹالنے کے ساتھ ساتھ غریبوں مسکینوں کی بہُت سی ضَروریات پُوری ہونے کا سبب ہے۔ آیئے! سَخاوت کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے سَخاوت کے فضائل پر 5 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں۔

www.dawateislami.net

﴿1﴾... سَخاوت جنَّت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے، جس کی ٹہنیاں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہیں، جو شخص ان میں سے کسی ایک ٹہنی کو پکڑ لیتا ہے، وہ اسے جنَّت کی طرف لے جاتی ہے۔[1]

﴿2﴾... تَجَافَوْا عَنْ ذَنْبِ السَّخِیِّ فَاِنَّ اللّٰہَ اٰخِذٌ بِیَدِہٖ کُلَّمَا عَثَرَ یعنی سخی کی غَلَطی سے دَرگُزر کرو، کیونکہ جب بھی وہ لَغزِش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے[2] یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مددگار ہوتا ہے کہ اسے ہلاکت میں پڑنے سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۷۲۵، ملخصاً)

﴿3﴾... اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ یعنی جنَّت سخیوں کا گھر ہے۔[3]

﴿4﴾... سخی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہے، جنَّت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، آگ سے دور ہے اور کنجوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دور ہے، جنَّت سے دور ہے، لوگوں سے دُور ہے، آگ کے قریب ہے اور جاہل سخی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بخیل عالِم سے بہتر ہے۔[4]

﴿5﴾... اے انسان! اگر تم بچا مال خرچ کردو تو تمہارے لئے اچھا ہے اور اگر اُسے روک رکھو تو تمہارے لئے بُرا ہے اور بَقدرِ ضرورت اپنے پاس رکھ لو تو تم پر مَلامت نہیں اور دینے میں اپنے عیال سے اِبْتدا کرو اور اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، الحدیث: ۱۰۳۶، ص۵۱۶)

اس حدیث کی شرح میں حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی اپنی ضَروریات سے بچا ہوا مال خَیرات کر دینا خود تیرے لئے ہی مُفید ہے کہ اس سے تیرا کوئی کام نہ رُکے اور تجھے دُنیا و آخرت میں عوض (یعنی بدلہ) مل جائے گا اور اسے روکے رکھنا، خُود تیرے لئے ہی بُرا ہے، کیونکہ وہ چیز سَڑ گل یا اور طرح سے ضائع ہو جائے گی اور تُو ثواب سے محروم ہو جائیگا، اسی لئے حکم

1... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۴، حدیث: ۱۰۸۷۵

2... شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/ ۴۳۳، حدیث: ۱۰۸۶۷

3... فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۳، حدیث: ۲۴۳۰

4... سنن الترمذی، کتاب البر و الصلۃ، باب ما جاء فی السخاء، ۳/ ۳۸۷، حدیث: ۱۹۶۸ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

ہے کہ نیا کپڑا پاؤ تو پُرانا بیکار کپڑا خیرات کر دو، نَیا جُو تا رَبّ تعالٰی دے تو پُرانا جو تا جو تمہاری ضرورت سے بچا ہے، کسی فقیر کو دے دو کہ تمہارے گھر کا کُوڑا نکل جائے گا اور اُس کا بھلا ہو جائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں دو(2) حکم بیان ہو گئے، ایک یہ کہ جو مال اس وقت تو زائد ہے، کل ضرورت پیش آئے گی، اسے جمع رکھ لو، آج نفلی صَدَقہ دے کر کل خُود بھیک نہ مانگو، دُوسرے یہ کہ خیرات پہلے اپنے عزیز غریبوں کو دو، پھر اَجنبیوں کو کیونکہ عزیزوں کو دینے میں صَدَقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج۳، ص ۷۰۔۷۱)

سخاوت کی دولت پانے کا ذہن کس طرح بنائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم بھی سَخاوت کی عادت اَپنانا چاہتے ہیں تو آیئے! اس کے مُتَعَلِّق چند مدنی پُھول سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

سخاوت کے فضائل پڑھیے!

(1) سَخاوت کے فضائل اور بخل کی مَذمّتوں سے مُتَعَلِّق احادیثِ مُبارَکہ نیز صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کے واقعات کا مُطالَعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بخل کی عادت چُھوٹ جائے گی اور سَخاوت کا ذِہن بنے گا۔

(2) مال کی محبت نکال دیجیے!

اپنے دل سے مال و دولت کی مَحَبَّت کو نکال دیجئے، کیونکہ جب تک مال و دولت کی مَحَبَّت دل میں رہے گی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں دینے کا دل نہیں چاہے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو دِرہَم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللّٰہ رَبُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے۔ منقول ہے، سب سے پہلے دِرہَم و دِینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا، پھر

www.dawateislami.net

ان کو چُوما اور بولا، جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۲۸۸) آداب طعام، ص ۳۶۶)

(3) مسلمانوں کی خیر خواہی کیجئے!

اپنے دل میں مُسلمان بھائی کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے، مثلاً اپنے دوست اَحباب، رِشتہ داروں یا پڑوسیوں کی خَیریت دریافت کرتے رہئے، ان کے دُکھ دَرد میں شریک ہو کر حَسبِ اِستطاعت ان کی حاجتوں کو پُورا کیجئے۔ فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو کسی مُسلمان کی ایک دُنیوی پریشانی دُور کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دُور فرمائے گا اور جو تنگدست کے لئے دنیا میں آسانی مُہیا کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا اور جو دُنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔"

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی السترۃ علی المسلم، رقم ۱۹۳۷، ج ۳، ص ۳۷۳)

(4) دل سے بُغض وکینہ نکال دیجئے!

اپنے دل میں کسی مُسلمان کیلئے بُغض وکینہ ہو تو اسے بھی نکال دیجئے، کیونکہ جب دل میں کسی کی نفرت ہو گی تو اس پر خرچ کرنے یا کسی بھی طرح کی ہمدردی کرنے پر دل راضی نہیں ہو گا۔ لہٰذا بُغض وکینہ دُور کرنے اور آپس میں مَحَبَّت پیدا کرنے کیلئے سلام ومُصافحہ کرنا بھی مُفید ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مُصافَحہ کیا کرو، کینہ دُور ہو گا اور تُحفہ دیا کرو، مَحَبَّت بڑھے گی اور بُغض دُور ہو گا۔"

(موطاامام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المھاجرۃ، رقم ۱۷۳۱، ج ۲، ص ۴۰۷)

(5) مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ صدقہ وخیرات کا ذِہن پانا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے

www.dawateislami.net

مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے بخل کی بیماری کیساتھ ساتھ دیگر بُرائیوں سے بھی چھٹکارہ نصیب ہو گا اور نیک بننے کا جذبہ نصیب ہو گا، مال کی آفات اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مُشتمل کتاب بنام **"ضِیائے صدقات"** کا مُطالَعہ بھی بے حد مُفید ہے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے اس کتاب کو پڑھا (Read) بھی جاسکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جاسکتا ہے۔

بیان کا خُلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے بیان میں ہم نے نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مُبارکہ اور وِصالِ ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سَخاوت کے واقعات سُننے کی سَعادت حاصل کی۔ ان کے واقعات کے ضمن میں سَخاوت اور اس کے علاوہ دیگر مدنی پُھول بھی حاصل کیے۔ یقیناً سخی شخص، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی مخلوق کے نزدیک محبوب ہو جاتا ہے، جبکہ بخیل آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے پیارے پیارے آقا، دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے خُوب خُوب صدَقہ و خیرات کرنے کی عادت بنائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے صدقات و مدنی عطیات دِیگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے جملہ مدنی کاموں اور ہر نیک و جائز کام میں خرچ کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجلس ائمۂ مَساجِد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے مُتعدد شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، اِنہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ائمۂ مَساجِد"** بھی ہے، یاد رکھئے! مسجد کو آباد رکھنے میں جو

کردار امام، مُؤذن اور خادم کا ہوتا ہے، اس سے اِنکار ممکن نہیں، مگر بے شُمار مَساجِد ایسی ہیں، جن کے آئِمّہ و مُؤَذِّنین اور خادِمین کے مُشاہَرے (تنخواہوں) کا خاطر خواہ انتِظام نہیں ہو پاتا۔

مجلس آئمہ کا اوّلین کام مساجدِ اہلسُنَّت کا تحَفُّظ کرنا نیز مساجدِ اہلسُنَّت میں اَہل آئمہ و مُؤَذِّنین کا تقرُّر کرنا، ان کے مُشاہرے (تنخواہوں) کی اَدائیگی کرنا، مَساجد میں دَرپیش مَسائل کو شرعی و تنظیمی رہنمائی کے بعد باہمی مُشاوَرت سے حل کرنا ہے، نیز مسجد کمیٹی اوراَہلِ محلّہ کو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے "اِن شآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے مُطابِق زندگی گُزارنے کا مدنی ذِہن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دُھوم مچی ہو !

12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام "مدنی قافلے میں سفر":

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت عام کرنے، خُود بھی نیکیاں کرنے، گُناہوں سے بچنے، دوسروں کو بچانے اور نیکیوں پر اِستقامت پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ماہانہ ایک مدنی کام، راہِ خدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کرنا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اِس سِلسِلے میں دَعوتِ اِسلامی کے سُنَّتوں کی تربیت کے بے شُمار مَدَنی قافلے 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے لئے مُلک بہ مُلک، شہر بہ شہر اور قَریہ بہ قَریہ سفر کرکے علمِ دین اور سُنّتوں کی مدنی بہاریں لُٹا رہے اور نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچا رہے ہیں۔ یقیناً راہِ خُدا میں سفر کرنے والے عاشقانِ

www.dawateislami.net

رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے ان مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا بہت بڑی سعادت ہے۔ اِن مَدَنی قافِلوں کی بَرَکت سے پَنْج وَقْتَہ نمازونوافِل کی پابندی کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سُنَّتیں بھی سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین حاصل کرنے کا مَوقع مُیَسَّر آتا ہے۔ علمِ دِین کے لیے سَفَر کے بے شُمار فَضائل ہیں۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابُو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نے کہا کہ میں نے رسولِ کریم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص علمِ (دین) حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے، تو خُدا تعالیٰ اُسے جنّت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی رِضا حاصل کرنے کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے، یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالِم کے لیے دُعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالِم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت سِتاروں پر اور عُلَماء انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث و جانشین ہیں۔

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا ترکہ دینار و دِرہم نہیں ہیں۔ اُنہوں نے وَرَاثت میں صرف علم چھوڑا ہے، تو جس نے اسے حاصل کیا، اس نے پُورا حصّہ پایا۔" (سنن ابو داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، الحدیث ۳۶۴۱، ج ۳، ص ۴۴۴) لہٰذا ہم بھی علمِ دین کے حُصُول کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کی پریشانیاں اور مسائل حل ہوتے چلے جائیں گے۔

فلمیں ڈراموں کا شیدائی

سردار آباد (فیصل آباد) کے علاقے یُوسف ٹاؤن نمبر 2 میں مقیم ایک اسلامی بھائی کا کچھ یُوں بیان ہے کہ نیکیوں کی شاہراہ پر گامزن ہونے سے قبل میں گُناہوں کے بَیابان میں بھٹک رہا تھا۔ نمازیں قَضا کر دینا، داڑھی شریف مُنڈوا دینا میری عادت میں شامل تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سُننا میرا

www.dawateislami.net

اوڑھنا بچھونا بن چکا تھا۔ میری زِندگی میں نیکیوں کا چاند کچھ اس طرح جگمگایا کہ خُوش قسمتی سے کبھی کبھار دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا تھا۔ یہ سلسلہ کئی مہینے تک جاری رہا، مگر میرے اندر کوئی خاص تبدیلی رُونما نہ ہو سکی۔ ایک بار ہمارے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک باریش وباعمامہ اسلامی بھائی نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذِہن دیا۔ ان کی مَحبَّت بھری میٹھی گُفتار اور حُسنِ کردار میں کچھ ایسی تاثیر تھی کہ میں اِنکار نہ کر سکا اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ 3 دن کے مدنی قافلے کا مُسافِر بن گیا۔ جہاں مجھے پنج وَقتہ نمازِ باجماعت صفِ اَوّل میں اَدا کرنے کے ساتھ ساتھ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنَّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ ملا نیز نماز، وضو، غُسل کے مُتعلِّق بہت ساری بُنیادی باتیں سیکھنے کا مَوقَع مُیسر آیا۔ مدنی قافلے میں مجھے اس قدر سُکون اور اطمینان نصیب ہوا کہ میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کی، داڑھی شریف سجانے کی پکی سچی نِیَّت کر لی اور مدنی قافلے سے سبز سبز عمامہ شریف سَجا کر ہی گھر پہنچا۔ میں اپنی زِندگی کی بقیہ سانسیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت میں گُزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید ہو کر قادری عطاری بن گیا اور علاقے کے دیگر اسلامی بھائیوں کے ساتھ مل کر دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں حَسبِ اِستطاعت کوششیں کرنے لگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے میرے سات بھائی نہ صرف اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید ہو گئے بلکہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر تنظیمی طور پر ذِمَّہ داری کی سعادت بھی ملی اور مجھے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علاقائی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے خدمت بھی نصیب ہوئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فَضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رِسالت، شَہَنْشاہِ نَبُوَّت، مُصطَفٰے جانِ رَحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مِشْکاۃُ الْمَصابِیح، ج ۱ ص ۵۵ حدیث ۱۷۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

سینہ تری سُنّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بات چیت کرنے کی سنتیں اور آداب

(۱) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو اس طرح دلنشین انداز میں ٹھہر ٹھہر کر فرماتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کرلیتا چنانچہ اُم المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صاف صاف اور جدا جدا کلام فرماتے تھے، ہر سننے والا اس کو یاد کرلیتا تھا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ، الحدیث ۲۶۲۶۹، ج ۱۰، ص ۱۱۵) (۲) مسکرا کر اور خندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے۔ چھوٹوں کے ساتھ مشفقانہ اور بڑوں کے ساتھ مؤدبانہ لہجہ رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں کے نزدیک آپ معزّز رہیں گے۔ (۳) چلاّ چلاّ کر بات کرنا جیسا کہ آجکل بے تکلفی میں دوست آپس میں کرتے ہیں، معیوب ہے۔ (۴) دورانِ گفتگو ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی دینا ٹھیک نہیں کیونکہ تالی، سیٹی بجانا محض کھیل کود، تماشہ اور طریقۂ کفار ہے۔ (تفسیر نعیمی، ج ۹، ص ۵۴۹) (۵) بات چیت کرتے وقت دوسرے کے سامنے بار بار ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تھوکتے رہنا اچھی بات نہیں۔ اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے۔ (۶) جب تک دوسرا بات کر رہا ہو، اطمینان سے سنیں۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہ کر دیں۔ (۷) کوئی ہکلا کر بات کرتا ہو تو اس کی نقل نہ اُتاریں کہ اس سے اس

www.dawateislami.net

کی دل آزاری ہو سکتی ہے۔(۸) بات چیت کرتے ہوئے قہقہہ نہ لگائیں کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی قہقہہ نہیں لگایا (قہقہہ یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسروں تک آواز پہنچے۔) (ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ج۶، ص۴۰۲)(۹) زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے سے وقار بھی مجروح ہوتا ہے (۱۰) سرکار مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: "جب تم کسی دنیا سے بے رغبت شخص کو دیکھو اور اُسے کم گو پاؤ تو اس کے پاس ضرور بیٹھو کیونکہ اس پر حکمت کا نزول ہوتا ہے۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، الحدیث ۴۱۰۱، ج۴، ص۴۲۲)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو(2) کُتُب بہارِ شریعت حصّہ16 (312صفحات) نیز 120 صَفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ھدیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنَّتوں کی تربیت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔(101 مَدَنی پھول، ص۲۷)

عاشقانِ رسول، آئیں سنت کے پھول
دینے لینے چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

www.dawateislami.net

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحْمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

www.dawateislami.net

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(1)

6 دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(2)

1 ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے ک

ے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(3)

2 گویا شب قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 . . . القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰

3 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ . . . الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث: ۱۷۳۰۵

www.dawateislami.net

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net